REGISTERED No. 890

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۲۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۴ اگست سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۳۱

۳-خانگی فرائض اُردو ۴/-رومن ۸/ +

۴- کشف الحقائق اردو ۸/ +

۵ - مسیح کی تعلیم اُردو ۴/ ۸/ رومن ۸/ ۱۲/ +

۳-سلسلہ اصلاح اُردو

۱-اصلاح زراعت ۱۰/ +

۲- اصلاح حفظانِ صحت ۱/ +

۳- دستکاری کی ترقی ۲/ +

۴ - اصلاح تمدّن ۵/ +

۵ - اصلاح اخلاق ۴/ +

۶ - ہند کی افلاس کا انسداد ۱/ +

۷- بچّوں کی پرورش ۱/ +

۸ - شادی کی بابت خیالات ۱/ +

۹- سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۱۰-صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۴-سلسلہ اسلام اُردو

۱- خدائے اسلام ۲/ +

۲-اسلام میں مسیح ۱۰/ +

۳-ینابع القرآن ۳/ +

۴ - برنباس کی انجیل ۱۰/ +

۵ - بائیبل یا قرآن ۱۰/ +

۵-سلسلہ ہنود اُردو

۱-وشنو کے دس اوتار ۲/ +

۲- آواگون یا آئندہ زندگی ۲/ +

۳- ردّتناسخ ۴/ +

۴ - ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی +

۵ - ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی +

۶ - ویدوں کی ازلیت ۶ پائی

۷ - ہندوؤں کے تیوہار ۶ پائی

گیت کی کتابیں

زبور اور گیت

خدا کی عبادت کے لئے رومن اردو

۱-گیتیں معہ راگ-جلد کپڑا- ۱/- +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۴ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

اخبار کی بہار

آسام کا ضلع خاصی اور جنتیا کی مردم شماری سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ۳۱ ہزار مسیحی ہیں۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں صرف ۱۷ ہزار تھے۔ اور سنہ ۱۸۹۱ء میں صرف دو ہزار تھے۔ اب کل آبادی کا آٹھواں حصہ کل عیسائی ہے۔

ہندوستان سے چائے روس کے ملک کو بہت جانے لگی ہے چنانچہ امسال ۲۷ لاکھ کی چاء گذشتہ سال سے زیادہ روس کو گئی ہے۔ اور اب جہاز سیدھے پلائی ڈوسی وستاک کو جاتے ہیں۔

شمالی مالابار سے خبر آئی ہے کہ ایک حجام نے اپنے دو بیٹے جنکی عمر ۲۰ و ۲۲ سال کی تھی۔ رات کو سوتے ہوئے مار ڈالے اس کی وجہ صرف یہ بیان کی جاتی ہے کہ انکا ارادہ یہ تھا کہ اپنے باپ کے مکان کو چھوڑ کر اپنی چچی کے ہمراہ رہیں۔

گذشتہ سال انگلستان میں ۸۴۰ مردے جلائے گئے۔ اس سے پہلے سال ۸۸۵ لاشیں جلائی گئیں تھیں۔

لندن کے عجائب گھر میں ۱۸ بنگالی مرد عورت اور بچے ہندوستانی پوشاک پہنے ہوئے گئے۔ جن کے دیکھنے سے وہاں کے لوگ بہت دنگ ہو گئے۔

انگلستان میں ایک معمر لیڈی مسز حنیفہ کلارک ہے جس کی عمر ۱۰۱ برس کی ہو چکی ہے لیکن وہ اب تک اچھے طور سے کھاتی پیتی بولتی اور چلتی ہے۔

سلطان روم کی فوج نے جو عرب لوگوں سے ملک یمن میں شکست کھائی تھی اس میں ۲۰۰۰ ہزار آدمی سے زیادہ ضائع ہوئے۔

کراچی سے جو اناج جہازوں میں بھیجا جاتا تھا اس میں اب بہت کمی ہو گئی ہے کیونکہ بارش کی کمی کی وجہ سے غلہ ہندوستان میں ضرورت ہووے۔

جیسا کہ آخر جون میں لکھا گیا تھا کہ مان سون کی ہوا میں کچھ کمی ہے۔ ویسا ہی حال اب تک ہے۔ اور سوا بہار اور آسام کے ابھی بارش کی کہیں امید نہیں ہے کیونکہ بحر عرب کے مان سون بہت کمزور ہیں بارش کی کمی کی وجہ سے ملک بھر میں فصل کا بونا اور جوتنا بھی بند ہو گیا ہے اور گو کہ ابھی فصل بگڑنے کا زیادہ اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن تو بھی ہندوستان کے ان حصوں میں جن میں مغرب کی جانب سے بارش آتی ہے حالت نازک ہے۔ اور سب کی نگاہ بحر عرب کی طرف لگی ہے۔

جی آئی۔ پی ریلوے میں ایک نئی ریزرو گاڑی کے بنانے کی منظوری ہوئی ہے۔ جس میں کل خاندان کے لئے گنجائش ہو گی۔ کہ سب آرام سے اکٹھے سفر کر سکیں۔

لنڈن میں بوڑھے لوگوں کے تیرنے کا مقابلہ ہوا۔ جس میں وہ لوگ ۶۰ برس کے اوپر کے شریک ہوئے۔

شروع جولائی میں امریکہ میں ایسی شدت سے گرمی پڑی کہ بہت سے لوگ مر گئے اور ہزاروں لوگ بیمار ہو گئے۔

زار روس کی پرائیویٹ جائداد ملک فرانس کے برابر ہے۔

شاہنشاہ روس کی ملکہ اپنے ڈاکٹر کے لئے ہر ایک روز کے ۵۰ پونڈ دیتی ہے

ملک فرانس میں ۱۸ عورتیں اب تک بیرسٹر بن چکی ہیں اور بہت دوسری اس کام کے واسطے تیار ہو رہی ہیں۔

ولایت میں ویسٹ منسٹر ایبے جو ایک مشہور جگہ ہے چار سو برس میں طیار ہوئی ہے۔ یہ ہینری سوئم کے وقت میں شروع ہوئی۔ اور چارلس دوئم کے عہد میں ختم ہوئی۔

بمبئی میں ایک پولیس مین شام سنگھ راجپوت کو ۵ سال سخت ایک دوسرے ٹکارام کو ۳ سال قید۔ اپیل نامنظور۔

کوہاٹ بنوں کی سڑک پر ایک ٹم ٹم پر گولی پڑی گھوڑا مر گیا۔ لیکن لٹیرے بھاگ گئے۔ ن ک۔

لندن کے دربار کارونیشن کی خوشی میں طلباء مدارس کو ایک ہفتہ کی چھٹی ہوئی تھی حسب خواہش ملک معظم۔

✻

تار کی بہار

لندن ۱۹ جولائی ڈیلی ٹیلیگراف کے بیان کے مطابق مسٹر بالفور کی تندرستی کی طرف سے کسیقدر تشویش ہو رہی ہے۔ عنقریب تبدیل آب و ہوا کے لئے گاشٹین جانے والے ہیں۔ بعد کو خبر آئی کہ مسٹر بالفور کی تندرستی کی نسبت جس تشویش کا بیان کیا گیا تھا اس کی تردید ہوئی۔

آج بندرگاہ سعید پہ جہاز پرشیا میں ۳ لاکھ پونڈ کا قیمتی سونا روانہ ہوا ہے۔

کل کارڈف میں وہاں کے جہازی ہڑتالیوں میں اسوجہ سے بڑا بلوہ ہو گیا کہ ان کا ایک لیڈر گرفتار کیا گیا تھا۔ دو گوداموں میں آگ لگا دی گئی۔ اور گودام لوٹ لیا گیا لوگوں نے خوب شرابیں اُڑائیں۔ متوالوں کے گروہ نے آگ بجھانے کے چرمی نل کو کاٹ ڈالا۔ اور پولیس کو ڈھیلے مارے جس نے کئی مرتبہ ان پر ڈنڈوں سے حملہ کیا۔ ۶ کانسٹبل اور ۳ بلوائی زخمی ہوئے۔ لنڈن پولیس کی ایک جماعت جس میں ۱۲۰ آدمی تھے۔ کارڈف میں پہنچ گئے ہیں۔ اور نیوپورٹ کے دو سو آدمیوں کو حکم ہوا ہے کہ وہ طیار رہیں۔ ہر قسم کے مزدور پیشہ اشخاص نے ایک عام جلسہ میں اس قسم کا رزولیوشن پاس کیا کہ جب تک مالکان جہاز جہازیوں کی انجمن اتحادیہ کو تسلیم نہ کریں اس وقت تک کام شروع نہ کیا جاوے۔

کلکتہ کے ۴ شخص ایک کشتی پر سوار ہو کر جاتے تھے۔ روپ نرائن ندی میں وہ سب ڈوب کر کے غرق ہو گئے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

ویسلین سوسائٹی کا کام خبوبی افریقہ میں بڑی ترقی پر ہے مسیحیوں کا شمار انگریزوں کا ۲۵۱۲ اور دیسی عیسائیوں کا ۷،۵۸۹ اور ان کے علاوہ بہت سے متلاشی بھی موجود ہیں کلیسیا کی جائیداد بھی ۲۷،۲۱۶۸ پونڈ کی موجود ہے۔

نہائیت افسوس کی بات ہے کہ ڈاکٹر اے ایف جیکسن پریسبیٹرین میڈیکل مشنری میکڈن میں پلیگ سے فوت ہو گئے۔ ان کی نسبت ویلیرائے صاحب گواہی دیتے ہیں کہ ڈاکٹر جیکسن صاحب بڑے محنت کش تھے۔ وہ کسی محنت اور سخت کام سے پیچھے نہ ہٹتے تھے۔ ان کا دل دنیا کے بچانے کے لئے خواہشمند تھا۔ انہوں نے اس ملک کو بہت فائیدہ پہونچایا۔ ویلیرائے صاحب نے ڈاکٹر جیکسن صاحب کے خاندان کے لئے ایک ہزار پونڈ بھی بھیجے ہیں۔ ڈاکٹر جیکسن ایک جگہ میں دفن کئے گئے ہیں۔ جو ویلیرائے صاحب نے عنایت کی تھی۔ اب میکڈن کے ہسپتال میں ڈاکٹر کرسٹی کام کرتے ہیں۔

کنٹربری کے آرچ بشپ نے ایک لیڈی کو تھیولاجیکل لائسنس دیا ہے کہ وہ عورتوں میں خارین مشن کے کام میں کچھ مدد کریں۔

پولان نام ایک دلال ۱۳۰۰۰ روپیہ مار کر بھاگ گیا۔ پایہ تخت سیام میں اُسکا پتہ لگایا گیا ہے۔

لکھنئو میں مہاتما بدھ دیو کی ۲۵۰۰ ویں سالگرہ منائی گئی بدھ مندر بھی سجایا گیا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

قوموں کی بیداری

نمبر ۱

مذہب کے متعلق ہماری مہربان گورنمنٹ نے جو جس فراخ حوصلگی سے پوری پوری آزادگی ہر ایک قوم کو یکساں دے رکھی ہے اور کسی کے مذہبی عقیدے میں ذرا بھی دخل گورنمنٹ نہیں دیتی یہ ایک بڑا عمدہ قانون ہے جس میں بہت کچھ حکمت اور دانائی کا راز چھپا ہوا ہے۔ اور یہ خاص بات امن و صلح کا نقطہ ہے جس کے سبب سے تمام قومیں گورنمنٹ کی مداح ہیں۔ اگرچہ آپس میں اختلاف مذہب کے سبب سے ایک دوسرے کے ساتھ ذرا بھی اُنس و محبت نہیں ہے۔ مگر سرکار کے قانون کے متعلق تمام وفاداری اور تابعداری میں بدل و جان متفق الرائے ہیں۔ اور تمام قومیں آزادگی کے عمدہ قاعدے کا فائیدہ اٹھا سکتی ہیں۔ اور اٹھا بھی رہی ہیں۔ اور بعض زیر سایہ گورنمنٹ ترقی کر رہی ہیں جو کسی دوسری طرح ان کو ہرگز ہرگز یہ موقعہ نہ ملتا۔ اب موجودہ حالت میں گویا مذاہب کی گھوڑدوڑ ہو رہی ہے اور اپنی اپنی رفتار میں بلا روک ٹوک ہر ایک مذہب اپنے دینی اصولوں کے مطابق دوڑ میں آگے بڑھتا جاتا ہے اور کسی کو کسی کی رفتار بند کرنے اور مخل ہونیکا مجاز نہیں۔ اگر کوئی قوم خود ہی اپنی کوشش میں سست اور پیچھے رہ جاوے تو رہ جاوے پر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی مداخلت نہیں ہے۔ بلکہ آزادگی کا سنہرا قانون سب کے لئے یکساں ہے۔ کسی مذہب کے پیراؤ کے ساتھ کوئی خاص رعائت نہیں ہے۔ بلکہ سب کو مساوی حق حاصل ہے۔ اگر ایسے وقت میں بھی کوئی آزادگی کا فائیدہ نہ اُٹھاوے تو

یا اس کا اپنا قصور ہوگا اور وہ اپنی سستی سے پیچھے رہجائیگا ورنہ ترقی کا میدان سب کے لئے موجود ہے۔

بدر قادیان کی خام خیالی

جس کتاب پر ایڈیٹر صاحب کا ایمان ہے وہ صاف اقراری ہے کہ اگلی کتابیں ماننے کے لائق ہیں۔ چنانچہ سورہ بقر کے شروع میں وما انزل من قبلک اسبات کو ظاہر کرتا ہے۔ اور پھر سورہ النسا میں بھی یہ فقرہ درج ہے۔ والکتب الذی انزل من قبل لکھا ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ خدا کی کتاب پہلے محمد صاحب سے پیشتر اتر چکی ہے۔ بلکہ سورۃ المائدہ میں صاف لکھا کہ و نزلنا الیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب۔

ترجمہ:۔ اور تجھ پر ہم نے اتاری کتاب تحقیق سچا کرتی اگلی کتابوں کو۔ اگر یہ بات سچ ہے تو نہایت ضرور ہے کہ قرآن اور محمدی صاحبان اگلی کتابوں کو سچا کریں نہ کہ ان کو رد کریں اور جھٹلا دیں جیسا کہ قرآن اور محمدی صاحبان اب اگلی کتابوں کو جھٹلا رہے ہیں۔ ہم کو تو باجود ایسی تعلیم قرآن میں موجود ہونے کے بڑے شوق اور زور سے ان کتابوں کے رد کرنے کا دعویٰ کرنے والی روح پر افسوس آتا ہے۔ ایسا کرنے سے نہ صرف اگلی کتابوں کو رد کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ کتاب جو اس کے پیچھے آنے کا دعوے کرتی ہے۔ خود رد ٹھہرائے جانے کی مستحق ہوتی ہے۔

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز اپنے ماہواری رسالہ مطبوعہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء میں قرآنی بیانات کی صحت کے عنوان سے ایک بڑا لمبا چوڑا مضمون شائع کرتا ہے۔ جس کے متعلق وہ ایک فٹ نوٹ میں مولف ینابیع الاسلام کی توجہ کو خاص طور سے رجوع دلاتا ہے۔ اور اس مضمون میں اسبات کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ قرآن کے قصص سچے اور برحق ہیں اور بائیبل کے تمام واقعات جھوٹے ہیں۔ ان کے ذیل کے الفاظ بائیبل کی نسبت ان کے حسن ظن کو بخوبی ظاہر کرتے ہیں چنانچہ وہ رقمطراز ہے کہ:۔

بائیبل جھوٹے افسانوں متضاد روائیتوں اور لغویات سے مملو ہے ہمکو ایڈیٹر صاحب کی اس ناپاک رائے دلی خباثت اور تعصب سے بھری ہوئی طبیعت پر از حد افسوس آتا ہے۔ حالانکہ ہم بار بار بتلا چکے ہیں۔ اور ان کی ایمان کی کتاب قرآن سے بمعہ حوالجات کے بخوبی روشن کر چکے ہیں۔ کہ بائیبل میں جس میں تورات زبور اور انجیل کی الہامی اور آسمانی کتابیں شامل ہیں۔ جو قصص مندرج ہیں۔ وہ اکثر قرآن میں پائے جاتے ہیں۔ اور اگر تمام قرآن میں سے ان قصوں کو نکال ڈالو تو سوا لڑائی اور جھگڑوں اور عورتوں کے متعلق باتوں کے اور کچھ نہ رہیگا۔ اب اس کی نسبت اڈیٹر صاحب رائے زنی کرتے ہیں۔ اور بائیبل کو جھوٹے افسانوں۔ متضاد روائتوں اور لغویات سے مملو بتلاتے ہیں۔ اور آگے چلکر بے موقعہ اور بے محل آیتوں کے عہد عتیق اور عہد جدید سے مقابلہ کرکے ناحق کے حاشیے چڑھاکر بائیبل کو رد کرنے کا بڑا دعوے کرتے ہیں۔ یہ معاملہ چھوٹا منہ اور بڑی بات کرنے کا ہے۔ جو ایک عاقل اور مومن کے نزدیک قابل افسوس ہے۔ اہل اسلام کو سب سے پہلے لازم ہے کہ قرآن کے الہامی اور آسمانی ہونے کے دعوے کو سچا کریں۔ اور جب یہ کر چکے تو پھر اگلی کتابوں کا مقابلہ اس کتاب سے کریں۔ جب ان کے پاس اس کے الہامی اور آسمانی ثابت کرنے کے لئے کچھ دلیل نہیں ہے تو پھر ان کو کیا حق ہے کہ وہ ایک کتاب سے جسکو وہ الہامی اور آسمانی ہی ثابت نہیں کر سکتے ایک الہامی کتاب کا جسکو ان کی وہ کتاب جس پر کہ ان کا ایمان ہے۔ اگرچہ وہ اسکے ثبوت سے قاصر ہیں۔ مقابلہ کریں اور ناحق کے فضول حاشیے چڑھا دیں اگر ایڈیٹر صاحب ہماری کتاب عدم ضرورت قرآن کا مطالعہ کر لیتے جو پادری ٹھاکر داس صاحب نے خاص طور سے اہل اسلام کے روبرو پیش کی ہے جس میں کچھ بھی مقابلہ کرکے دکھلایا گیا ہے۔ تو وہ ایسی تحریر سے پرہیز کرتے۔ اور ناحق بائیبل کے برخلاف غلط رائے نہ لکھتے۔

ریویو

بھاگوت گیتا:۔ اس نام کی ایک چھوٹی سی خوبصورت کتاب جس میں اصل عبارت دیوناگری میں اور اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں اینی بیسنٹ مشہور و معروف عالمہ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب مدراس کے مشہور مسٹر جی اے نٹیسن صاحب کے چھاپخانہ میں چھپی ہے۔ بھاگوت گیتا اس ملک کی بہت مشہور کتاب ہے۔ جس کو اکثر لوگ بڑی غور و فکر سے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اس میں عمدہ عمدہ باتوں کی نسبت ایک گفتگو کے پیرایہ میں دینی باتوں پر غور کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہندوؤں کے مذہب کے مطابق اس میں نصیحتیں اور گیان درج ہیں۔ مگر اس میں گہری۔ ہندو فلاسفی بھری ہوئی ہے۔ اور کہیں کہیں دیانت مت کی باتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔ دیگر قصہ کہانیوں کی کتابوں کی نسبت یہ کتاب بدرجہا بہتر ہے۔ شروع کے دیباچے اور آخر کے اشتہاروں کو چھوڑ کر یہ ۲۵۴ صفحوں کی کتاب ہے۔ پر قیمت صرف ۲ ر رکھی گئی ہے انگریزی پڑھنے والے ناظرین کے لئے یہ نہایت عمدہ قابل دید کتاب ہے۔ مسٹر جی۔ اے۔ نٹیسن اینڈ کو مدراس سے ملسکتی ہے۔

اودھ کے قریب شاہی خاندان کے بچوں کی تعلیم کیلئے سرکار نے ۱۸ وظیفے منظور کئے ہیں۔

دینی سوال و جواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ - لیکن چونکہ خدا کے مرسل آسمان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اس لئے زمینی لوگ اُن کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اقول - اگر بقول آپ کے قریش زمینی لوگ تھے۔ اور اہل اسلام آسمانی تو ضرور لازم تھا کہ وہ آسمانی کاموں سے اپنے آپ کو ظاہر کرتے۔ نہ کہ زمینیوں کے ساتھ مکر ویسے ہی کام کرتے۔ بلکہ اُن سے بڑھ چڑھکر ان کا ملیا میٹ کر کے اُن کو ہلاکت تک پہونچاتے اور ادلے کا بدلہ لیکر انکا ناک میں دم کرتے یہ تو اچھی آسمانی نشانیاں ہیں کہ دوسروں کو دکھ و مصیبت اور اپنے کو عیش و آرام دنیا اور حکومت کی عنان پکڑنا*

قولہ - اول الذکر تو بنی نوع انسان سے سچی الفت و محبت رکھتے ہیں۔ لیکن دنیا کے کیڑے اس محبت کی قدر نہیں کرتے۔

اقول - اول الذکر نے آسمانی ہوکر تلوار اور خونریزی سے دنیا کے کیڑوں کی وہ گت بنائی کہ وہ تا قیامت یاد رکھینگے*

قولہ - بلکہ الٹا انکو نفرت اور دشمنی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کی مخالفت میں ناخنوں تک زور لگاتے ہیں۔

اقول - اگرچہ اُنھوں نے زور لگایا۔ مگر کامیاب اور غالب کون نکلے؟ اب بیچارے شکست پائے ہوئے لوگوں کو بھی ملزم ملزم بناتے بناتے صبر نہیں آتا۔ اگر سچ پوچھو تو مخالفت میں اہل اسلام نے ذرا بھی ڈھیل نہیں کی اور اگر ڈھیل کرتے تو ہار جاتے۔ اور قریش ضرور غالب آتے۔

قولہ - لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ ماموران الٰہی کی اُس محبت کا کہیں سے کوئی جواب ہی ملتا۔ بلکہ اکثر ایسی سعید روحیں نکل آتی ہیں جو دنیا کی ملونی سے پاک ہوکر ان آسمانی لوگوں کو پہچان لیتی ہیں۔ اور ان کی محبت کا جواب محبت سے دیتی ہیں۔

اقول - وہ شاید وہ روحیں ہیں جو تلوار اور بربادی کی خوفناک سزاؤں کے ڈر سے کلمہ پڑھکر اسلام کو قبول کر لیتی ہیں۔ یہاں میں سچائی کہاں؟

قولہ - اگرچہ اُن کی محبت اس محبت کا پاسنگ بھی نہیں ہوتی جو ماموران الٰہی کو بنی نوع انسان سے ہوتی ہے۔

اقول - لیکن وہ محبت بلا غرض اور بے نقصان اور پاک ہوتی ہے۔ نہ کہ تکلیف دہ اور خلق آزار۔

قولہ - پیارے ناظرین اب آپ اس محبت اور اخلاص پر غور کریں جو صحابہ کرامؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا اور چونکہ یہ اخلاص و محبت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس الفت کا نامکمل عکس تھا جو بنی نوع انسان کے لئے آپ کے قلب مصفّا میں بھری ہوئی تھی۔ اسلئے آپ اندازہ لگا سکینگے کہ ہمارے آقا ہمارے سید و مولیٰ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوق خدا سے کیسا اُنس اور کیسی محبت تھی۔

اقول - صحابہ کرام کو محبت کیوں نہ ہو وہ اُنکے دوست تھے۔ ہادی تھے اور سلطان تھے۔ اور لڑائیوں میں سپہ سالار تھے۔ اور ہر قسم کی رعایات اور مروت کرتے تھے اور ان سب باتوں سے بڑھکر انکے سامنے دعویٰ نبوت کا بھی تھا۔ تو وہ کیونکر ان تمام باتوں کی موجودگی میں اُنکے خیرخواہ اور دوست نہ ہوتے دنیاوی اور جسمانی فائدے تو روزمرہ انکی آنکھوں کے سامنے رہتے تھے تو بھلا ان تمام نعمتوں کے عوض وہ کیونکر انکے احسانمند نہ ہوں؟

اقتباس

نیچر میں ترتیب

نیچر میں کسی چیز پر نظر ڈالو تو ایک اعلیٰ قسم کی ترتیب نظر پڑیگی۔ ایک ناچیز پودے کو لے لو اور اُس کو دیکھو کہ کس طرح سے اس کی بناوٹ اور ساخت میں ترتیب اور خوبصورتی نظر آتی ہے۔ اور اس طرح ہر ایک قسم کے چھوٹے اور بڑے درختوں کو غور سے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ہر ایک الگ الگ اپنی اپنی قسم کے مطابق ساخت و پرداخت رکھکر بڑھتے اور پھلتے پھولتے ہیں اور وقت پر اپنا میوہ اور جوبن دکھلاتے ہیں۔ اپنی آنکھوں کو ہرے اور بھرے کھیتوں کی طرف لگاؤ اور خوبصورت گھاٹیوں اور سبزہ زار چراگاہوں اور جنگلوں اور پرگنجان درختوں کے بڑے بڑے عالیشان سینکڑوں کو سوں کے جنگل یا دیہاتوں کے درختوں اور قسم قسم کے سربلند پہاڑوں کے نزدیک میدانوں کو دیکھو کہ نیچر نے کس طرح سے وہاں اپنی موجودات اور نباتات کو اوگاکر زمین کو رونق دی ہے اور انواع و اقسام کے معطر پھولوں سے ان جگہوں کو مہکایا ہے۔ غرض کہ کسی چیز کو دیکھو اونے درجے کے گھاس سے لیکر بڑے بڑے عالیشان درختوں تک اور کیڑے مکوڑوں اور انسان جیسے مخلوق تک سب کی ساخت و بناوٹ سے حیرانگی اور عجوبہ کی بات نظر آتی ہے۔ اور یہ تمام صنعت ایک بڑے صانع کی بے حد حکمت اور دانائی کا اظہار کرتی ہے۔

ٹوماس کرلا



مراسلات

کیا وید نت ہیں؟

جواب :- ہم اہنہگ ارگ (Egoism) کے پیرو نہیں ہیں۔ پر آپ نے جو شبدوں کی تعریف کی ہے میں ایک جملہ یہ ہے کہ "وہ بدھی سے جو جانے جاتے ہیں"۔ پس ازلی بدھی کے بغیر ازلی شبد کس طرح جانے جاسکتے ہیں؟ سو ہم اہنہگ مت (Egoism) کو نہیں پھیلاتے ہیں۔ بلکہ آپ ہی اس مت کے پھیلانے والے ہیں کیونکہ من بدھی وغیرہ سب اہنہگ سے تعلق رکھتے ہیں جب تک پرکرتی سے جدا ہے تب تک پرش میں اہنہگ گیان نہیں ہے اور نہ پرش کسی شئے کو محسوس یا معلوم ہی کرسکتا ہے اس امر کی پوری تعلیم آپ نے سانکھیہ درشن سے ضرور حاصل کی ہوگی۔ سو یہاں پر ان باتوں کے مفصل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

آپ کہینگے کہ سرشٹی رچے جانے سے پیشتر کیا پرم آتما موجود نہ تھا؟ اگر پرم آتما موجود تھا تو اسی کی بدھی سے ازلی شبد جانے جارہے تھے۔

جواب :- آپ اگر پرکرتی کی ازلیت کے قائل ہیں تو آپ کو یہ بھی ماننا لازم ہوگا کہ سلسلے میں پرکرتی کا پہلا پری نام (Evolution) مہت تتو ہے۔ مہت سے اہنکار اور اہنکار سے من۔ سرشٹی سے پہلے یعنی جب پرکرتی اپری نامی تھی۔ من اہنکار اور مہت تتووں کا ظہور نہ ہوا تھا

باقی دارد

دنیا میں دکھ کا بھید

نمبر ۵

ایوب کا احوال

گوتم بدھ کی تعلیم ۔ آپ سب لوگ گوتم کے جیون چرتر سے (اپنے سوانح عمری) خوب واقف ہیں۔ اور یہ درکار نہیں کہ میں اس کا بیان کرنے میں زیادہ وقت ضائع کروں۔ وہ ایک بادشاہ کا ایک بیٹا تھا۔ اور اس کے بچپن اور لڑکپن کے دن بہت خوشی سے گزرے۔ نہ اُس کو کسی بات کی تکلیف ہوئی اور نہ اُس کو معلوم ہوا کہ دکھ کے لفظ کا کیا مطلب ہے۔ جب بالغ ہوا اُس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور دنیا میں ذرا پھرنے سے وہ اور لوگوں کی مصیبتوں سے واقف ہوگیا۔ اس نے دیکھا کہ بہتیرے ایسے محتاج ہیں جو سال بھر بھوکے رہتے ہیں۔ اس نے دیکھا کہ دنیا ہر ایک کو رنج اور بیماری اور ہر قسم کی تکلیف کبھی نہ کبھی پیش آتی ہے۔ اس نے معلوم کیا کہ ہر انسان کو آخر میں موت کے دروازہ سے نکلکر اس دنیا سے کوچ کرنا پڑتا ہے۔ ان سب باتوں سے اسکے دل پر ایسی تاثیر ہوئی کہ اُس دن سے اس کا سارا چین جاتا رہا۔ وہ اس بات کی بڑی فکر میں رہا کہ معلوم کرے کہ انسان کے دکھ کا کیا مطلب ہے اور اس کے مٹانے کے لئے کیا علاج ہوسکتا ہے۔ اپنے باپ کے گھر کو اور اپنے سارے خاندان کو چھوڑکر گوتم جنگل میں گیا اور کئی برس تک اسباب پر دھیان کرتا رہا۔ آخر میں اسکو ایسا معلوم ہوا کہ اب اس نے اس بڑے راز کو سمجھ لیا اور نجات کی راہ اس پر ظاہر ہوگئی۔ اور اس کے بعد اپنی جنگل کی رہائش کو چھوڑکر یہ خوشخبری سبھوں کو سنانے لگا۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ اچھی طرح سے دریافت کریں کہ گوتم بدھ کی خوشخبری کیا تھی۔ گوتم نے یہہ دریافت کیا کہ سب جاندار دکھ پاتے ہیں۔ زندہ ہوتے ہی میں اس نے دکھ کا سبب پایا۔ زندہ ہونا اور دکھ میں ہونا ایک ہی بات ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں اپنا خود کشی کرکے اسی طرح سے دکھ سے بچ جاؤنگا۔ اسکے لئے گوتم کا جواب یہ ہے کہ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ پھر نیا جنم پاکے اور بھی زیادہ دکھ پاؤگے۔ گوتم کے خیال کے موافق وہ کونسی قوت ہے کہ جس سے ہماری جان پھر جنم پاتی ہے؟ کیا خدا کا کام ہے یا کس کا کام ہے؟ گوتم کی ساری تعلیم میں خدا کے لئے کچھ بھی جگہ نہیں ہے۔ ہمارے کاموں کا پھل یعنے ہمارے کرم وہی ہیں جو ہمیں نئے جنم سے دنیا میں لاتے ہیں۔ آپ لوگ سمجھتے ہونگے کہ کرم کس کو کہتے ہیں۔ ہمارے ہر ایک کام کا کچھ نہ کچھ اثر ہے جو کہ نہیں ٹل سکتا۔ یہ تو ہم سب مانتے ہیں گوتم سکھلاتا تھا کہ ہماری زندگی کے تمام کاموں کی تاثیر سب ملکر کرم بنجاتی ہے اور اس کرم کی عجیب قوت ہے۔ جب ہم مرجاتے ہیں ہمارا کرم رہ جاتا ہے۔ اور ہماری جان کو نیا جنم دلاتا ہے۔ اور ہمارا جنم ہماری اگلی زندگی کے کاموں کے موافق ہوگا۔ شائید اس زندگی میں ہماری حالت بری ہو۔ آنے والے جنم میں ہماری حالت اس زندگی کی چال پر موقوف ہے اب اگر کرم کو یہ عجیب قوت ہو تو ہم کس طرح سے اپنے کرم کو مٹا یا کاٹ سکیں۔ گوتم کا جواب ہے کہ ہمارے سارے کام خواہش کے نتیجے ہیں۔ ہم اپنی خواہشوں کے غلام ہیں۔ اور صرف خواہش کے مارنے سے ہم آزاد ہوسکتے ہیں۔ ہر ایک نیکی کا کام ہر ایک خود انکاری کا کام ہمارے کرم کو کچھ تھوڑا سا گھٹاتا ہے۔ اگر ہم خود انکاری کی راہ پر چلیں تو رفتہ رفتہ ہمارا کرم گھٹ جاویگا۔ جب بالکل گھٹ گیا ہم نروان پد تک پہونچینگے۔ اور ہمارا کچھ کرم نہ ہونے کے سبب سے ہم پھر نیا جنم نہ پائینگے گوتم ایسا شخص سمجھا جاتا تھا کہ جو ہزاروں ہزار جنم پاکر

کمال تک پہونچا ہے۔ اُس کے دل میں خواہش نہیں تھی دنیا کے قابو میں نہیں۔ پر دنیا پر غالب ہو۔ وہ نروان پدکو حاصل کرچکا ہے۔ اس کے لئے موت کچھ چیز نہیں کیونکہ اُس کا اواگون پورا ہوا اور پھر وہ جنم نہیں پائیگا۔ جب تک دنیا میں ہے وہ جو جو مکت ہے اور ان کو مکتی کی راہ بتاتا ہے ہم نے گوتم بدھ کے مذہب کا نہایت مختصر بیان کیا ہے۔ اب ہم اُس کی تعلیم کی خوبیاں اور بعد اسکے اس کی تعلیم کی مشکلات دریافت کریں۔

انسان کو دوبارہ شباب نہیں

دریا سوکھ جاتا ہے۔ پھر اس میں پانی آجاتا ہے۔ درختوں کی پت جھڑ ہو جاتی ہے پھر کونپلیں اور پتے نکل آتے ہیں۔ چاند گھٹ جاتا ہے پھر بڑھ جاتا ہے۔ صبح جاتی ہے رات آتی ہے۔ پھر رات جاتی ہے صبح آتی ہے چاند و سورج طلوع و غروب ہوتے ہیں۔ مگر انسان کی جوانی گئی ہوئی پھر نہیں آتی ہے۔ معلوم نہیں کہ خدا نے انسان کو دو دفعہ جوان اور بوڑھا کیوں نہیں کیا۔ اگر کوئی قانون میں ایسی بات ہوتی ہے کہ جو نقصان پہنچاتی ہے تو ہم پیچھے فیصلہ کر کے اس کی ترمیم اور اصلاح کرسکتے ہیں۔ مگر یہ امر ہم اپنی حیات کے باب میں نہیں کرسکتے ہیں۔ اگر ہم جوان اور بوڑھے دوبارہ ہوتے تو ہم جو پہلے غلطی کرتے اس کی اصلاح دوبارہ کرلیتے۔

دیکھو ندا اُس گذشتہ فیض آبادی۔ مقیم امرت سر

پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش ہے جسکی رو سے گورنمنٹ ہند کو اختیار دیا جائیگا کہ کسی ہائیکورٹ میں ججوں کی تعداد بڑھائے یا ملک معظم کی منظوری سے کسی صوبہ میں ہائیکورٹ قائم کردے

نیشنل مشنری سوسائٹی آف انڈیا

از مسٹر نکر فیلڈ

مسٹر جے۔ ڈبلیو۔ پیلیپر سابق ۔ این۔ ایم۔ ایس مشنری کرنفیلڈ آگرہ اور اودھ کے ممالک متحدہ میں ۲۴ جولائی سے ۱۱ ستمبر تک دورہ کرینگے۔ دورے کے مقاصد یہ ہیں (۱) کلیسیاؤں کو جوش دلایا جاوے تاکہ وہ اپنی مشنری ذمہ داری کو پورے طور پر پورا کریں (۲) جن جگہوں میں این۔ ایم۔ ایس خاصیں پائی جاتی ہیں۔ اُن کو ہمت دلاویں اور (۳) جن جگہوں میں این۔ ایم۔ ایس شاخیں نہیں ہیں وہاں شاخیں قائم کریں۔ دورے کا پروگرام حسب ذیل ہے

روانگی

سہارنپور	جولائی ۲۴	گورکھپور	اگست ۱۴
نجیب آباد	جولائی ۲۷	جونپور	اگست ۱۷
چندوسی	جولائی ۲۹	بنارس	اگست ۲۱
بریلی	جولائی ۳۱	رائے بریلی	اگست ۲۴
شاہجہانپور	اگست ۲	کانپور	اگست ۲۸
ہردوئی	اگست ۴	بھرت پور	اگست ۳۱
لکھنؤ	اگست ۷	آگرہ	ستمبر ۴
فیض آباد	اگست ۹	متھرا	ستمبر ۷
علیگڈھ	ستمبر ۱۱		

ورود

نجیب آباد	جولائی	۲۵
چندوسی	جولائی	۲۷
بریلی (معرفت پاسٹر ایم۔ ای مشن)	جولائی	۲۹
شاہجہان پور	جولائی	۳۱
ہردوئی	اگست	۲
لکھنؤ (معرفت پادری چیمبر صاحب)	اگست	۴
فیض آباد	اگست	۷
گورکھپور (معرفت مسٹر ایچ سی۔ ایانویل)	اگست	۹
جونپور	اگست	۱۴
بنارس (معرفت مسٹر اے سی۔ مکرجی)	اگست	۱۷
رائے بریلی	اگست	۲۱
کانپور (پادری ایم۔ سی۔ ویڈ)	اگست	۲۴
بھرت پور	اگست	۲۸
آگرہ (پروفیسر دیاداس مشن کالج)	اگست	۳۱
متھرا	ستمبر	۴
علیگڈھ (معرفت پاسٹر ایم۔ ای مشن)	ستمبر	۷
سہارنپور	ستمبر	۱۱

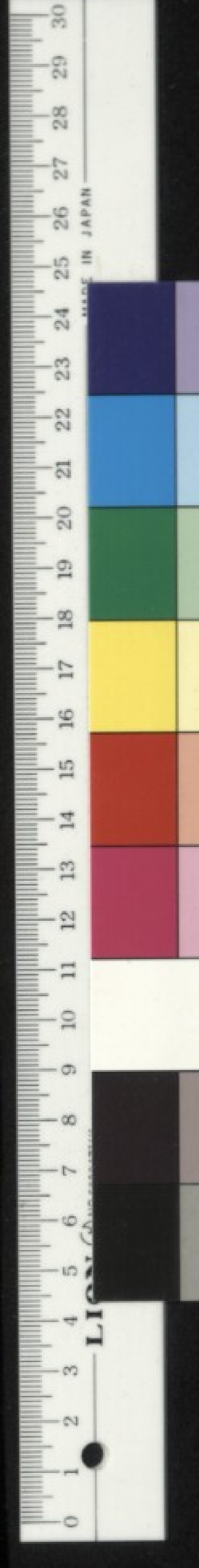
ان جگہوں میں جن پر خط کھینچے ہیں مسٹر پیلپر اتوار ٹھہرینگے۔ خط و کتابت بنام مسٹر پیلپر ان جگہوں میں ہونا چاہئے درخواست یہ ہے کہ اہل مسیح مسٹر پیلپر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ انکے دورے کا مقصد کامیابی کے ہار سے مزین ہو وے۔ اور کہ خدا ان کو دورے کی دشواریوں میں سنبھالے اور ہمت بخشے اور ان کی صحت کو تسلیم رکھے۔

تاریخ ۱ اجون مسٹر جے۔ ڈبلیو۔ پیلپر کے ہمراہ سہارنپور سیمنری کے طلبا کا ایک گروہ جس میں ۷ نوجوان شامل تھے چلکانہ میں انجیلی کام کرنے کے لئے گئے۔ ایک طالب علم چلکانہ کے کام کے بارے میں حسب ذیل تحریر کرتا ہے۔

"رپورٹ بابت قصبہ چلکانہ (نکر فیلڈ)

مکمل حال تحریر کرنے کی گنجائش نہیں۔ مختصر بیان کرنا ضروری ہے ہماری جماعت میں آٹھ نوجوان شریک تھے۔ نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مسٹر جے۔ ڈبلیو۔ پیلپر مشنری کرنفیلڈ (۲) اعظم الدین (۳) ولایت علی (۴) برکت مسیح (۵) الفاپد شاد (۶) متھرا پرشاد (۷) چرنجی لال (۸)



فتح مسیح۔

ہم سب کے سب سہارنپور نو بجے صبح کی گاڑی پر سوار ہوئے اور گاڑی میں ہم لوگوں نے خوب گیت گائے اور سرساوہ کے اسٹیشن تک گاتے گئے۔ چند ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سرساوے میں اتر کر ہم لوگ پیدل چلکانہ کو جو کہ سرساوہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہوئے۔ چلتے وقت اسٹیشن کے پاس رمی ملے اور آدھ گھنٹے تک گیت گا کے انکو کلام سنایا اور پھر چلکر سب راہ ایک گاؤں بنام تیلی پورہ آئے اور وہاں ایک عیسائی کے گھر میں جاکر گیت گانے شروع کئے۔ گاؤں کے لوگ فراہم ہوئے اور موقعہ پاکر دو بھائیوں نے کلام سنایا۔ لوگوں نے خوشی سے کلام کو سنا اور سب قائل تھے۔ پھر وہاں سے آگے بڑھے چلے اور ایک اور گاؤں بنام چالاک پور میں جاکر دم لیا۔ اور وہاں ایک مسجد کے سامنے ایک بڑے درخت کے سایہ میں بیٹھکر گیت گائے تو قریباً ایک گھنٹہ مسٹر ہیلپ نے مسلمانوں کو کلام سنایا۔ خیر پھر کام کرنے کے بعد ہم روانہ ہوئے اور قریباً دو بجے چلکانہ پہونچ گئے اور این۔ ایم۔ ایس کے مکان میں جاکر ٹھہرے۔ تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد مکان میں جو کہ لب بازار واقعہ ہے۔ گیت گائے اور دو گھنٹے تک منادی ہوتی رہی۔ پرچے بانٹے گئے۔ پھر پانچ بجے کے قریب ہم نے قصبہ میں بازاری منادی کے لئے اپنی کمریں باندھیں۔ اور ڈھولک بجاتے ہوئے۔ گیت گاتے ہوئے۔ اور یسوع مسیح کی جے جے کرتے ہوئے بازار میں چلے اور جوں ہی بازار کے لوگوں نے گانے بجانے کی آواز سنی سب نے استقبال۔ آدمی اور عورت جوان اور بچے۔ ہندو مسلمان اپنی اپنی جگہوں سے اٹھکر ہمارے ساتھ ہوئے۔ تعداد قریباً دو سو کے ہوگی۔ لوگوں نے خدا کا کلام بخوشی دلچسپی و چاؤ سے سنا اور بہت قائل بھی ہوئے۔ اور ان کے چہروں سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ اس کلام کے لئے مشکور ہیں۔ ہمارا ارادہ تھا کہ سب قصبہ میں گاتے بجاتے ہوئے چکر لگائیں۔ پر ان لوگوں نے ہم کو نہ چھوڑا اور وہ ہم سے کہتے تھے۔ گیت گاؤ اور ہم کو کلام سناؤ۔ ہم لوگوں نے بازار میں تین جگہ کھڑے ہوکر منادی کی اور ہم سب نے باری باری کلام سنایا۔ چونکہ ہم لوگ تمام دن بھر گاؤں میں پھرنے اور سفر کرتے رہے تھے۔ اس لئے ہم سب تھک گئے تھے۔ اور یہ انسانی تقاضا ہے۔ لیکن لوگوں نے مجبور کیا کہ اور سناؤ۔ اور ہم نے اُن کی درخواست کو منظور کیا جب منادی ختم ہوئی تو تین بڑے سیٹھوں نے ہم کو اپنی اپنی دوکان پر بلاکر گیت شوق سے سنے۔ اور ہم کو انہوں نے پیڑے کی خاطر پان کھلائے۔ جب ہم منادی ختم کرنے کے بعد اپنے بسیرے کو واپس آئے تو روٹی کھانے کا کام ہمارے سپرد ہوا۔ خیر اس کام کے ختم کرنے کے بعد کچھ دیر آرام کیا۔ بعد میں سربازار دریاں بچھاکر یسوع مسیح کی کتھا سنائی گئی۔ پھر ایک ساہوکار سے بات چیت ہوئی۔ مسٹر ہیلپ نے اُسکو ایک انگریزی بائیبل مطالعہ کے لئے دی ہے۔ کام رات کے ۱۲ بجے ختم ہوا۔ اور ہم لوگ رات کے ایک دو بجے تک لوگوں کی زبانی پر یسوع مسیح کی تعریف سنتے رہے۔ صبح دعا کرکے ہم روانہ ہوئے اور راہ میں بھی کام کرتے آئے۔ پھر سرساوے پہونچ کر گاڑی پر سوار ہوئے اور گیت گاتے ہوئے۔ سہارنپور پہونچ گئے۔ خداوند کے نام کی تعریف و ستائش ہو۔

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اُس نے ہندوستانی مشنری سوسائٹی جسکو این۔ ایم۔ ایس کہتے ہیں قائم کی ہے۔ اور ہماری شب و روز یہ دعا ہے کہ خدا اسکو دن دونی اور رات چوگنی ترقی عنایت کرے۔ ہم اس سوسائٹی کے فائدے اور ضرورت کے قائل ہیں۔ اور اب ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ مرتے دم تک نہ ہی صرف ہم اپنی زبان اور زندگی سے اس اپنے کام کو جوکہ مسیح اور ملک کی خدمت کے لئے بڑھانے کی کوشش کرینگے۔ بلکہ اور اپنے بھائیوں کو اس کام کی طرف آمادہ کرینگے۔ شکر ہے کہ ہم نے اپنے کام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ چلکانہ ایک ایسی اچھی زمین ہے کہ جو کلام اس میں بویا گیا ضرور اُگیگا۔ اور وہاں پر جو خادم رہتے ہیں وہ حقیقی مسیحی ہیں اور اُن کی زندگی سے لوگوں کے دل پر بہت اثر ہے۔

مگر کے مشنری صاحب مسٹر ہیلپ قابل تعریف مشنری ہیں۔ اُن کی چال چلن نہایت پاکیزہ ہے ان کا سلوک سب درجہ کے مسیحیوں کے ساتھ قابل نمونہ ہے۔ وہ عموماً ہم نوجوانوں کیساتھ رہتے ہیں۔ اور ہم کو اُن کی سنگت سے جو فائدے ملے ہیں۔ انکے لئے ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ وہ اب سہارنپور کلیسیا کے [illegible] مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ اپنے کارندوں کو پیار کرتے ہیں اور اُن کے کارندے اُن کو پیار کرتے ہیں کام کرنے میں مستعد ہیں۔ حقیقتاً وہ مشنری کام کرنے کے لائق ہیں۔ ہماری یہ دعا ہے کہ خدا اُن کی مدد کرے اور روز بروز ان کو برکتوں سے مالا مال کرے اور اُن کے وسیلے سے ملک میں اپنی بادشاہت کو جلد پھیلا دے۔

اے ناظرین کیا تم این۔ ایم۔ ایس کے لئے کچھ کرتے ہو۔ اگر نہیں تو آج سے اس کام کو روپیہ سے دعا سے اور زندگی سے مدد دو۔ یہ مدد کا محتاج ہے یہ ہمارا کام ہے۔ کیا ہم اُس کو محتاج دیکھنا پسند کرتے ہیں کیا ہم چاہتے ہیں کہ ننگا دوے۔ ہماری بدنامی ہو۔ خداوند یسوع مسیح کی بے آبروئی ہو۔ جبتک ہم ایسا نہیں چاہینگے۔ پس اے ہندوستانی مسیحیو مدد کرو سوتے ہو جاگ اٹھو۔ اور جاگتے ہو تو تیار ہو جاؤ۔ اور این۔ ایم۔ ایس کے کام کو بڑھاؤ۔ آمین

خاکسار اعظم الدین۔
طالبعلم سمنری سہارنپور

بابو جیسری سنگھ جو کہ انبیٹھہ میں این۔ ایم۔ ایس کی طرف سے کام کرتے ہیں ایک نہایت ہی دیندار مسیحی ہیں ان کی مسیحیت کے انبیٹھہ کے ہندو مسلمان مدح خواں ہیں۔ اُن کے نمونے کی زندگی کے باعث لوگوں میں جو پیشتر عیسایوں کی طرف نفرت پائی جاتی تھی۔ وہ دور ہو گئی ہے وہ نگر فیلڈ میں ہیڈ مناد ہیں۔ اور مشنری کا ایک طرح سے دہنا ہاتھ ہیں وہ انبیٹھہ کے کام کی مئی اور جون کی رپورٹ حسب ذیل دیتے ہیں۔

"واضح ہو کہ میری خدمت قصبہ انبیٹھہ اور اس کے دیہاتوں میں ہوتی ہے۔ مئی اور جون مہینے میں ۲۸ دیہاتوں میں میں نے پاک کلام کی خوشخبری سنائی۔ خاصکر ۱۱ دیہاتوں میں جن میں ہمارے مسیحی رہتے ہیں گذشتہ دو ماہ میں فصل کا چندہ جمع کرنے کے لئے زیادہ جانا پڑا اور اب تک سب وصول بھی نہیں ہوا۔ امید ہے کہ اس ماہ میں وصول ہو جائیگا۔ اب تک جو رقم وصول ہوئی ہے وہ تین روپیہ چار آنہ (۳ روپے ۴ آنے) ہے اس مہینے میں اس علاقہ میں دو میلے بھی ہوئے۔ ایک میلا تو گنگوہ میں اور دوسرا اسلام نگر میں ہوا۔ گنگوہ کے میلے کے واسطے بھائی بہادر سنگھ نے مجھ کو دعوت دی وہ بھائی گنگوہ میں کام کرتے ہیں۔ میں ۱۹ جون کو وہاں پہنچا۔ اس میلے میں ہر روز ہزار آدمی ہو جاتے ہیں۔ ہم کو کتابوں کی دوکان لگانے کو کوئی جگہ نہ ملی اسلئے سب میلے میں گشت کرتے ہوئے کلام کی خوشخبری سناتے اور ہینڈ بل تقسیم کرتے رہے۔ لوگ بڑی خوشی سے سنتے رہے۔ لیکن اس میلے میں کتابیں نہیں بکیں۔ میلے کے آخری روز ۲۲ جون کو گنگوہ کے تھانہ دار صاحب نے بلا کر یہ کہا کہ آپ اپنے سب دیہات کے عیسایوں کو جمع کر کے اپنے بادشاہ جہاں پناہ۔ داراو سکندر جاہ۔ جارج پنجم کی تخت نشینی کی خوشی کرو۔ اور ہم بھی تو ہمیں خوشی کریں گے۔ ہم کو بازار میں ایک جگہ بتا دی۔ اور فرش کا بندوبست بھی کر دیا۔ ہم سب کارندے اور بھائی بہادر سنگھ کا گھرانہ اور دیہات کے مسیحی اور قصبے کے مسیحی ملکر باجا بجاتے ہوئے اور سنگا بھو گاتے ہوئے اس جگہ پر پہنچے اور گیت گا کر جلسہ شروع کیا۔ کلام میں سے رومیوں کا خط اس کا ۱۳ باب ۱ سے ۷ آیات پڑہیں اور کچھ بطور نصیحت اس میں سے بیان کیا اور اپنے قیصر جارج پنجم کی حکومت کے فایدے بیان کئے اور ہم سب نے اپنے بادشاہ کی خیرخواہ اور فرمانبردار رعیت ہونے کا اظہار کیا۔ گیت اور بھجن بہت گائے گئے۔ آخر میں اپنے بادشاہ کی خیر کا گیت گایا اور دعا مانگ کر جلسہ ختم ہوا۔ ہمارے مہربان تھانیدار صاحب نے اپنی طرف سے ہم سب مسیحیوں کے واسطے مٹھائی بھی دی جو ہم سب نے ملکر کھائی اور خداوند مسیح کی جے بولکر اپنے گھر گئے۔ ۲۰ جون کو اسلام نگر کا میلا تھا۔ اس میں میں نے بھائی بہادر سنگھ کو دعوت دی بھائی کو اپنے ساتھ لیکر میلے کو گیا۔ اور جگہ نہ سب پاکر اپنی دری بچھائی اور کتابوں کی دوکان لگائی صبح سے شام کے تین بجے تک میلے میں رہے اور باجے کے ذریعہ لوگ جمع ہوتے رہے اور ہم ان کو مسیح نجات دہندہ کی خوشخبری سناتے رہے۔ اور کتابیں بھی بیچتے رہے۔ نو آنے کی کتابیں اس میلے میں بکیں تین بجے پادری جارج صاحب رام پور سے میلے میں تشریف آور ہوئے۔ ان کے ساتھ بھی ملکر منادی ہوئی۔ اس میلے میں خداوند کا کام خوب ہوا۔ دعا مانگ کر ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ اس میلے میں ایک پٹھان کا لڑکا ملا جس سے ہماری بات چیت ہوئی۔ اس سے پیشتر کبھی اس سے نہیں ملے تھے اُس نے اقرار کیا کہ میں نے خداوند مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا۔ اور وہ ہر دو دن میں بپتسمہ بھی پایا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مجھ کو ابھی اپنے رشتہ داروں میں رہ پورے طور پہ آزادی نہیں ہے لیکن تو بھی اپنے رشتہ داروں پر میں نے ظاہر کر رکھا ہے کہ میں مسیحی ہوں۔ اس نے ہم دونوں بھائیوں کی دعوت کی۔ آپ سے التماس ہے کہ اسکے لئے دعا کی جائے تاکہ وہ تاریکی کے درمیان روشن رہے وہ ایک بڑے رئیس کا لڑکا ہے۔ اسکے یہاں زمینداری ہوتی ہے۔

اس علاقے میں اب تک کوئی ڈے اسکول نہیں ہے لیکن اسکول کی بہت ہی ضرورت ہے اور سنڈے اسکول چند ماہ سے شروع کیا گیا۔ لیکن ابھی تک پوری کامیابی نہیں ہوئی۔

خداوند کا کلام اس تمام علاقہ میں لوگوں کو سنایا جاتا ہے۔ امید ہے کہ خدا اپنی برکت عطا کریگا۔ اس علاقہ کے کئی دیہاتوں میں لوگ بپتسمہ کے لئے تیار تو ہیں لیکن ابھی تک تعلیم پا رہے ہیں۔ ایک دیہات بنام گلال کھیڑی جو انبیٹھہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس میں قریب بہ یا ۵ مرد عورت اور لڑکے ہیں۔ چاروں میں سے ہیں اُن کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ وہ سب بپتسمہ پانا چاہتے ہیں۔ اُمید ہے کہ جلدی وے مسیحی جماعت میں شامل ہو جاوینگے۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا اس گاؤں کے اور باقی اور گاؤں کے متلاشیوں کے ساتھ ہو تاکہ شیطان ان کو نہ ورغلا دے۔

آپکا فرمانبردار خدا وند کا خادم جیسری سنگھ"

ضرورت

ایک تجربہ کار منشی کو جو مشنری صاحبان کو اردو اور فارسی پڑہانے کا بڑا عمدہ تجربہ رکھتا ہے۔ ولایت کی ضرورت ہے۔ وہ مشاہرہ [illegible] روپیہ ماہوار چاہتا ہے۔ جن کسی صاحب کو اُن کی ملازمت کی ضرورت ہو وہ نور افشاں آفس لودیانہ کے پتہ پر خط و کتابت کرے۔

عشائے ربانی کے موقعہ پر کلیسیاؤں میں تشخیصی پیالہ کا رواج

گذشتہ سے پیوستہ

لیجئے صاحب آپ کے دلائل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں آپ کی اوّل دلیل اطلاعیہ ہے کہ "یہ رواج نہ صرف ہندوستان بلکہ ولایت میں بھی جاری ہو گیا ہے"۔

کیوں نہیں؟ دلیل ہی تو آسمان سے قرآنی آیات کی طرح نازل ہوئی ہو گی۔ جس کا انکار کوئی کیسی کیوں کرے؟ اصل میں آپ بھول گئے ہیں اور آپ کا الہام پلٹ گیا ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ آپ ایسے لکھتے کہ چونکہ ولایت میں اس کا رواج جاری ہو گیا ہے۔ اس واسطے ہندوستان میں اس کی نقل کی گئی ہے۔

پس ان کے نزدیک جو امر ولایت سے شروع ہو وہ صحیفۂ ہستی پر پتھر کی لکیر کی مثال ہو گا۔

بھلا آپ نے فرقہ مورمن کا ذکر کیوں نہیں کیا کہ امریکہ میں بموجب تعلیم فرقہ ہذا کثرت ازدواج کی اجازت ہے اور انکی وہاں منشا یہی ہوتی۔

بھلا آپ کی کیا مجال ہے جو ولایت اور اہل ولایت کے کلمہ گو نے کہا انکار کریں۔

صاحب من! یہ معاملہ بائبل سے صلاح لینے کا ہے نہ کہ ولایت کی تقلید ضروری ہے۔ اگر بائبل اجازت دیتی ہے تو ہزاروں مخالف ہوں تو پرواہ نہیں پھر آپ کو کیا پرواہ؟ ورنہ اگر نہیں تو وہ اور چیالیس گنے برابر ہو گا اور نقصان جو کلیسیاؤں میں ایسے تخصوں سے پہنچا ہے وہ عموماً یہ ہے کہ بائبل کے معنے بڑے وسیع بیان کئے جاتے ہیں۔ اس پر آپ نے یہودی رواج کو توڑ دیا ہے کہ ان میں تشخیصی پیالہ کا رواج تھا (دیکھنا ہوگا) باقی دارد

ملک کنعان کی سیر

اور شمعون دباغ کے گھر مہمان رہا۔ اور کرنیلیوس صالی رویت اسی کے گھر میں دیکھی۔ ہیرو کی قبر ایک چٹان کے اندر دکھائی جاتی ہے۔ یافہ کی گلیاں تنگ، میلی اور ٹیڑھیاں ہیں۔ آبادی ۴۰ ہزار ہے۔ چار ہزار مسیحی ۶ ہزار یہودی۔ باقی محمدی۔ یہاں یونانیوں، رومیوں، آرمینیوں کے ۳ کانونٹ یعنے راہب خانے ہیں۔ یہاں بکثرت نارنگیوں کے باغ ہیں جو میلوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ نارنگی یہاں کی مشہور ہے ۶ - ۱۵ انچ موٹی ہوتی ہے۔ ارزاں ۸ - ۱۰ ملتی ہیں۔ غیر ممالک میں ان نارنگیوں کی بھی تجارت ہے ہر سال قریب ۱۲ ملین نارنگیاں باہر جاتی ہیں۔ یہاں عورتوں کو مطلق آزادی نہیں بسخت قید میں رکھی جاتی ہیں۔

چرچ مشنری سوسائٹی کے مشنری پادری والر صاحب کے ہاں جا کے ٹھہرا۔ گھر کا اوپر چڑھ کر پادری والر صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ سامنے تابیتا کی قبر ہے۔ جس کے اوپر روسیوں نے گرجا بنایا ہوا ہے۔ یہاں سے مجھے ایک راہنما دیا گیا جو مجھے شمعون دباغ کے گھر لے گیا یہ ایک چھوٹا سا گھر ہے۔ جسکے صرف ۲ کمرے ہیں۔ صحن میں ایک پانی کا حوض ہے۔ یہ مکان سمندر کے کنارے پر ہے جیسا کہ اعمال کی کتاب میں مرقوم ہے۔ یہاں کوئی اور جگہ قابل ذکر نہیں۔ بس اس جگہ کی زیارت کر کے جہاز کی طرف روانہ ہوا۔ ملک کنعان میں یہ میرا آخری دن تھا۔ یہاں سے روسی سٹیمر پر سوار ہو کر میں مصر کو روانہ ہوا۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

موت ہے سر پہ کھڑی غفلت تری اچھی نہیں
اے دل آنکھیں کھول ایسی بیخودی اچھی نہیں
کام وہ کر جس سے ہوں خوش عیسےٰ شاہ جزا
اے دل نافہم اُن کی ناخوشی اچھی نہیں۔
سر اُٹھانیکا نتیجہ پائمالی ہے مدام
عاجزی اچھی ہے لیکن سرکشی اچھی نہیں۔
ان رقیبوں سے بھی اے دل خاکساری ہی سے مل
چار دن کی زندگی میں سرکشی اچھی نہیں
رنج دے دے کر محبت کا چکھاتے ہو مزا
او مرے ظالم یہ صفت یہ چاشنی اچھی نہیں
میکشو! جاؤ گے تم سیدھے جہنم میں ضرور
ہے رقم یہ بائبل میں مے کشی اچھی نہیں۔
کام رکھ اس سے بنائے جو تری بگڑی ہوئی
اے رسا اہل جہاں سے دوستی اچھی نہیں۔

راقم
آپ کا عزیز رسا

اسسال شملہ سے سرکاری دفاتر ماہ دسمبر میں منتقل نہیں ہونگے۔ حضور ویسرائے دربار سے پہلے چند روز ڈیرہ دون میں مقیم رہیں گے۔ اور ڈیرہ دون سے براہ راست بمبئی جا کر ہز مجسٹی کا استقبال کرینگے۔

مضامین

مسیحی خدمت

اب انہیں حقیقی راز کی تلاش کرنی تھی جس کا آفتاب مسیح کی قبر سے طلوع ہونے کو تھا۔ اور ابھی اس کی مقدس روشنی کا پرتو اُن کی آنکھوں پر نہیں پڑا تھا۔

لیکن جس وقت ہمارا خداوند یسوع مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا اور اپنے شاگردوں پر اپنا ظہور کیا تو اُن کی اُمید بر آئی۔ ہمارا خداوند چالیس روز تک اُنکو گاہ بگاہ نظر آتا رہا۔ اس عرصے میں ہمارے منجی نے اپنے شاگردوں کو اس حقیقی سلطنت کی باریکیاں بتلائیں جن کا جاننا اور سمجھنا اُن کے لئے نہایت ضروری تھا۔

اور وہ سلطنت دلوں کی سلطنت تھی۔ روحانی سلطنت اور غیر فانی سلطنت تھی۔ یہودیوں کا خیال یہ تھا کہ ضرور مسیح بادشاہ ہوگا کیونکہ پرانے عہدنامے کے پڑھنے سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے لیکن وہ اس کا اصلی مطلب نہیں سمجھے وہ اپنی دنیوی بادشاہت کھو بیٹھے تھے۔ اور اب وہ چاہتے تھے کہ کوئی بادشاہ ایسا پیدا ہو جو ہمیں از سر نو بحال کرے۔ اور مسیح کے حق میں جو پیشینگوئیاں تھیں۔ اس کا مطلب وہ یہی سمجھتے تھے۔ کہ مسیح ہمارا بادشاہ ہوکر اس دنیا میں آئیگا۔ اور یہی وجہ تھی کہ جب خداوند مسیح اس دنیا میں آیا تو اکثر یہودی لوگ بے صبری کے ساتھ اس سے یہ سوال کرتے تھے۔ کہ وہ بادشاہت کب ہوگی؟ ہمارے دشمن کب نیست ہونگے؟ مسیح نے اُنہیں کیا کہا؟

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

دنیا کی تندیا اور آستی پر خاک ڈالو

(لاہوریتی چھجو بھگت)

کے متعلق تندیا استی کے متعلق ایک دلچسپ کہانی سوامی اچتیا نند جی مہاراج نے اپنے ایک اپدیش میں سنائی اور بتلایا کہ۔

ایک مغل چھجو بھگت کا بہت پکا دوست تھا۔ اس کو بھگت پر بڑا وشواس تھا۔ اُسے لاہور سے کہیں باہر جانے کی ضرورت پڑی۔ اُس کے پاس ایک سو مہر تھی۔ اُس نے مہروں کو اپنے ساتھ لے جانا مناسب خیال نہ کیا۔ اس لئے اس نے اپنی استری سے مشورہ کیا اور بعد مشورہ وہ مہریں چھجو بھگت کے پاس امانت رکھیں۔ جس وقت مغل مہریں لے جانے لگا۔ تو اس وقت استری مغل نے ایک مہر اسلئے نکال لی کہ کہیں ضرورت پہ کام آویگی۔

چھجو بھگت نے مغل کو کہا کہ مہریں اُس صندوق میں رکھ دو مغل نے ایسا ہی کیا مہریں اُسوقت گنی نہیں گئیں عرصے کے بعد مغل واپس لاہور آیا۔ اور مہریں لینے کے لئے بھگت کے پاس پہونچا چھجو بھگت نے کہا صندوق سے نکال لو۔ مغل نے مہریں نکال لیں۔ اور اُنکو گننا شروع کیا تو ان میں سے ایک مہر کم نکلی۔ مغل نے کہا بھگت جی ایک مہر کم ہے بھگت نے کہا جتنی تم رکھ گئے تھے اتنی ہی ہونگی میں نے تو اُنکو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ لیکن مغل برابر یہی کہے جاتا تھا کہ نہیں تم امانت میں خیانت کرتے ہو۔ دوستوں کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ ایک مہر دیدو۔ جب بھگت نے دیکھا کہ مغل کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور اب پھر یہ مجھ کو زد و کوب بھی کرے گا۔ تو بھگت نے ایک مہر کے روپے نکالکر اس کے حوالے کئے۔ راستہ میں جہاں جہاں وہ تھوڑا بھگت کی تندیا کرتا آیا۔ دیکھو بھگت بنا پھرتا ہے۔ دل کا کھوٹا بھلا کلجگ میں بھی کوئی ایسا آدمی ہو جسے دھن کا لوبھ نہ چھو سکے۔ یہ تمام دن لوگوں میں اسی بات کی چرچا رہی۔ مغل نے گھر جاکر اپنی استری کو بھی یہ کتھا سنائی وہ یہ سنکر سر پیٹ اُٹھی اور کہنے لگی افسوس تم نے ایک بے گناہ کو دکھ دیا ہے۔ مہر تو میں نے اُس وقت نکال لی تھی۔ اب تو مغل بھی حیران ہوا۔ اور اپنے کئے پر پچھتانے لگا۔ آخر یہ صلاح ٹھہری کہ دونوں گردن میں پلو ڈالکر ان سے معافی مانگیں۔ دونوں بھگت کے پاس پہونچے اور جو مہر اُن سے لی تھی وہ بھی اور ایک اور مہر اُن کے سامنے رکھدی۔ اور اپنا قصور معاف کرانے لگے بھگت جی نے کہا کہ میرے اچھے دوستو میں تم پر ناراض نہیں ہوں میں تم کو کیا معاف کرسکتا ہوں۔ مجھے تمہاری باتوں نے کچھ دکھ نہیں دیا مغل نے کہا کہ بھگت جی آپ دھن ہیں کیونکہ آپ ست کے اوتار ہیں۔ یہ دونوں مہریں لے لیجئے۔ لیکن بھگت جی نے صرف اپنی ہی مہر لے لی اور دوسری واپس دیدی۔ جب دونوں میاں بیوی واپس گئے۔ تو راستہ میں بھگت جی کی تعریف کرتے گئے۔ اگلے روز بھگت جی نے اپنی استتی کی مہما سُنی۔ اُس وقت بھگت جی نے دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی خاک اُٹھائی اور کہا کہ یہ اُستتی کے سر پر اور ایک بائیں ہاتھ سے مٹھی اُٹھا کر کہ یہ تندیا کے سر پر۔ اگر میں تندیا استتی کی پرواہ کرتا ہوں تو میرے جیسا کوئی مورکھ نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ دنیا اندھی ہے اور زبان درباز ہے۔ اس کو استہ آتا نہیں۔ لیکن باتیں بہت بناتی ہے۔

جو لوگ تندیا کے بھے سے گر جاتے ہیں یا اُستتی کو سنکر پھولے نہیں سماتے وہ دیکھیں کہ دونوں اصل کیا حیثیت رکھتی ہیں۔

ایک سرکاری افسر کا قتل

فیروزپور کی خبر ہے کہ عالم والا کے سب ڈویژنل افسر لالہ کرم چند جبکہ وہ دورہ میں مصروف تھے۔ ڈویژن والی کوٹھی کے متصل چند بدنصیبوں نے اُن پر کلہاڑی سے حملہ کیا حتیٰ کہ اُن کا سر تمام و کمال کچل ڈالا۔ اور مردہ سمجھ کر لاش کو دریا میں پھینک گئے۔ تھوڑی دیر گزرنے پر محکمہ نہر والوں کو اس واقعہ کی خبر لگی اور وہ موقعہ پر پہنچے دیکھا تو ابھی دم باقی تھا۔ ان کے کنبے پر ان کو جگادری پہونچایا گیا۔ لیکن وا حسرتا کو دنیا مار فانی سے عالم جاودانی کی طرف سدھارے پولیس قاتلوں کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ لالہ کرم چند کے دونوں جوان لڑکے آجکل انگلستان میں تعلیم پاتے ہیں۔ اپنے والد کا اس طرح سے مجروح ہو کر مرنا سنکر اُن کے دل پر کیا صدمہ ہوگا پولیس کا فرض ہے کہ قاتلوں کا پتہ لگا گرفتار کرکے سزا دلوائیں۔ ورنہ ملزموں کے حوصلے پست نہ ہونگے۔ اور ہیچ رسنبے کسی اور کی جان بھی برباد کرینگے سرکاری افسران کا اس طرح روز روشن میں قتل کیا جانا اور قاتلوں کا ہاتھ نہ آنا سراسر افسوسناک بات ہے۔ خدا کی پناہ (اخبار عام)

مشرق اور مغرب کا میل

مسز اینی بسنٹ نے اپنے ایک لکچر میں بیان کیا کہ عنقریب ہماری سلطنت کے فرمانروا ہندوستان میں رونق افروز ہو کر قدیم بادشاہی شہر میں آئینگے۔ ہم یہاں ماضی اور حال کو ملتے ہوئے دیکھیں گے۔ ہم وہ بات دیکھینگے جو آجتک تاریخ نے نہیں دیکھی تھی۔ یعنے یہ کہ مغرب کے بادشاہ کی مشرق کے دارالسلطنت میں تاجپوشی ہوگی۔

ہم دیکھیں گے کہ ایک طرف ویسٹ منسٹر اور اور دوسری طرف دہلی ہے۔ ہم دیکھینگے کہ ایک جلیل القدر سر پر تاج یکے بعد دیگرے رکھے جائینگے۔ ایک مغرب میں ایک مشرق میں ہندوستان میں بادشاہ کی تاجپوشی اپنی سرزمین پر کرے گا۔ ہندوستانی اور انگریزی کو ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کام کرنا چاہئے اور مشترکہ مقصد سامنے ہی اس کو حاصل کرنے کی متفقہ کوشش ہو۔ ہندوستان و انگلستان متفقہ کام کرتے ہوئے تمام دنیا میں امن قائم رکھینگے اور ترقی کرتے کرتے اس درجہ کو پہونچیں گے جبکہ نسل انسان درجہ کمال کو پہونچ جائیگی اور قدرت کے اس مدعا میں وہ اپنی ڈیوٹی انجام کو پہونچا دینگے (آدمی نیوز)

دربار دہلی میں ایڈیٹران اخبار کو دعوت

صوبہ متحدہ کے گورنمنٹ نے آگرہ میرٹھ اور مراد آباد کے ایڈیٹران اخبارات کو اطلاع دی ہے کہ اُن کی طرف سے ایک قائمقام دربار دہلی میں لیا جائیگا جس کا فیصلہ وہ کثرت رائے سے کرسکتے ہیں۔ لارڈ کرزن نے دربار دہلی تمام صوبوں کے چیدہ اڈیٹران کو مدعو کیا تھا۔ اس نے گورنمنٹ صوبجات متحدہ کا اخبار نویسوں کو دربار میں مدعو کرنا امید کے مطابق عمل ہے لیکن یہ طریقہ ٹھیک نہ ہوگا کہ اخباروں سے کہا جاوے کہ وہ اپنا قائم مقام انتخاب کریں۔ جبکہ اخباروں کے اڈیٹروں میں ہندو مسلمان دونوں شامل ہیں اور جبکہ ہندو مسلمان کے موجودہ تعلقات کشیدہ ہیں۔ مناسب یہ ہوتا ہے کہ اس مشکل سوال کا فیصلہ ایڈیٹران اخبارات کی مرضی پر چھوڑنے کی بجائے گورنمنٹ خود کرتی اور قرار دیتی کہ کون کون اخبار اس قابل ہیں کہ پبلک کے رسوخ کی وجہ سے اُن کو دربار شاہی میں شریک ہونے کی عزت بخشی جائے۔ ہندو اخبار نویسوں سے ہندو۔ اور مسلمان اخبار نویسوں سے مسلمان ایڈیٹران کا انتخاب کرایا جاوے۔ (راجپوت گزٹ)

بڑودہ میں مجرم بچوں کا قانون

ریاست بڑودہ میں بچوں کے متعلق ایک قانون ہے۔ جسکا منشا یہ ہے کہ جو مجسٹریٹ کم سن مجرموں کی جرائم کی سماعت کرتا ہے۔ وہ یا تو علیحدہ عمارت میں یا علیحدہ کمرہ میں بیٹھتا ہے۔ جہاں عام لوگ نہیں جاتے۔ اگر کسی بچے کو سزا دیجاتی ہے۔ یا تو اُسے تنبیہ کرکے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جو اس کے نیک چلنی کا عدالت کی مقرر کردہ میعاد میں جو ۱۲ ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ یا لڑکے کو ایک اصلاح سکول میں تین سے ۷ سال کے لئے بھیجدیتا ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ بڑودہ کے قانون کے مطابق مجرم بچوں کی اصلاح بہت جلد اور بڑی آسانی کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ دوسری دیسی ریاستیں بھی اس قانون کی تقلید کریں۔ اور برٹش گورنمنٹ بھی انگریزی علاقہ میں اس قسم کی تدابیر کو عمل میں لائے۔ کیونکہ وہ سراسر مفید ہے۔ (ر)

پنجاب کی مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء

ہندو ۸۷۷۳۲۰۰۔ سکھ ۲۸۸۳۷۲۹
جینی ۴۶۷۷۵ بدھ ۷۶۹۰ آتش پرست ۹۵۳
مسلمان ۱۲۲۷۵۴۷۷۔ عیسائی ۱۹۹۷۵۱۔
یہودی ۵۴۔ متفرقات ۱۴
کل میزان ۲۴۱۸۷۷۵۰

بادشاہ سلامت قیصر ہند کا منشا مبارک ہے کہ ولیعہد سلطنت پرنس آف ویلز انگلستان کے تمام حصص کی سیر و سیاحت کرکے سلطنت انگلستان کے مقبوضہ ممالک سے پوری پوری واقفیت حاصل کرلیں۔ امید ہے کہ ایک یا دو سال کے عرصہ میں پرنس آف ویلز ہندوستان بھی آئینگے۔

گلدستہ اخبار

پچھلے سال پنجاب میں دو لاکھ ۱۲ ہزار جانوروں کی چوری کرائی گئی جنکی قیمت ۱۷ کروڑ ۸۰ لاکھ تھی

توکیتی بورگ کے ۲ ملزم سنگین سے سزایاب تھے ۲۵۰ گواہ استغاثہ تھے وہ سب بری کئے گئے۔

بمبئی میں ایک ۳۰ سالہ مرہٹہ برہمن سڈیشن کے الزام میں گرفتار تھا اس سے ۴۰۰ روپیہ کی ضمانت و مچلکہ چاہا گیا۔

ڈھاکہ میں جگ جیون نام نوجوان بنگالی سے ۱۰۰۰ روپیہ کا مچلکہ نیک چلنی چاہا گیا۔ ورنہ ایک سال قید ہوگی

کلکتہ میں ایک جرمن کونٹ گرفتار ہے۔ اس نے خودکشی کی کوشش کی اس کے الزام کا مقدمہ بھی چلایا گیا ہے۔

جالندھر سے ہوشیارپور تک ریل بنانے کی منظوری موصول ہوگئی ہے۔ اس کا فاصلہ ۲۴ میل کا ہوگا۔

میجر جنرل سر پرتاب سنگھ صاحب جب تک ایجنٹ جودھپور رہیں گے ۱۷ توپوں کی سلامی حاصل کرینگے

بمبئی میں عبدل اسمٰعیل سے ½ ۵۰ پونڈ ناجائز کوکین ہاتھ آئی۔ اس کو عبرت بخش سزا دی گئی۔ کوکین ضبط کی گئی۔ مالیت ۵۰ ہزار ہے۔ نیز ۹ ماہ قید سخت اور ۳۰۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

ٹاؤن ہال رنگون کی عمارت بعد امتحان کے خطرناک قرار دی گئی۔ اس کا مسمار کرنا لازم سمجھا گیا ہے۔

ہوڑہ (کلکتہ) میں حرفتوں اور پیشوں پر ایک نیا ٹیکس لگائینگے۔ اس کے خلاف سرکار سے فریاد کرینگے۔

دربار دہلی میں جو لوگ تشریف لائینگے ان کا مال و اسباب محصول چنگی سے مستثنیٰ کیا گیا۔

معزول شاہ ایران کو ایک لاکھ تومان وظیفہ تھا۔ مگر بجرم سازش اسکا بند کرنا لازم ہوگا۔

سنہ ۱۹۱۱ء کی پہلی ششماہی میں ۱۷ لاکھ پونڈ چینی چائے انگلستان میں گئی۔ ۲۰ لاکھ پونڈ کی ہندی بھی۔

کینیڈا کے جنگلات کی عظیم آتشزدگی خاتمہ پر ہے۔ پناہ گیر واپس آرہے ہیں۔ تباہی یادگار رہیگی۔

بمبئی میں دو چینی ملاحوں نے ایک جاپانی عورت کو پانچ گز کی اونچائی سے دریا میں ڈال دیا تھا۔ عورت کی جان بچگئی۔ عدالت نے ان چینیوں کو ۴۰-۴۰ روپیہ جرمانہ کیا۔ اور اسی رقم سے پچاس روپیہ جاپانی عورت کو دلوائے

شاہ قیصر جرمنی نے ماہ جون میں زار روس سے ملاقات کی۔

پونا کے مسلمانوں نے شیوجی کے تیوہار کے جواب میں افضل خاں کا میلہ قائم کیا ہے۔ یہ افضل خاں فریب سے قتل کیا گیا تھا۔ آجکل ہندو مسلمانوں میں نفاق بڑھتا جاتا ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے سب ملک ہند کی بدقسمتی ہے۔

ہندوستان میں اکثر عورتیں ایسے زیور استعمال کرتی ہیں جن پر یورپ اور امریکہ میں ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی ایک کروڑپتی صاحبزادی نے سونے کی قیمتی پازیب بنوا کر پہنی ہے۔ اب وہاں کی عورتوں میں ہل چل مچگیا ہے۔ بہت سی عورتوں نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ فضول زیور کیوں پہنا۔ انہوں نے جواب دیا کہ صرف خوبصورت سمجھ کر پہنا۔ اور اس سے زیادہ اور کچھ میں کہنا نہیں چاہتی۔

انٹرنس پاس شدہ عورتوں کے لئے مژدہ

لودیانہ نارتھ انڈیا اسکول آف میڈیسن کی طرف سے اطلاع دیجاتی ہے کہ انٹرنس پاس عورتوں کے لئے کئی ایک وظیفہ ہیں۔ ایسی عورتوں کے واسطے تعلیم اس درجہ تک دیجائیگی کہ امتحان سے سرٹیفکیٹ لاہور سے دلایا جائیگا جسکے ذریعے سے وہ ڈاکٹری کا کام کر سکینگی۔

وضع جراحی اور دائی گیری بھی شامل ہے۔

درخواستیں اور خط و کتابت ذیل کے پتے سے کیجائیں

مس براؤن - لودھیانہ۔

اشتہار

کھنہ ضلع لودیانہ کے مشن پرائمری بورڈنگ اسکول کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے چاہئے کہ استاد بال بچے دار ہو اور ورنیکولر پانچویں جماعت تک پڑھ سکتا ہو۔ گورمکھی پڑھانے کے بھی لائق ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ۱۲ سے ۱۵ روپیہ تک ماہوار ملیگی۔

درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔

المشتہر۔ پادری ای۔ بی۔ نیوٹن صاحب منیجر پرائمری بورڈنگ اسکول کھنہ ضلع لودیانہ

۱۳ ضرورت ۱۱

چند تجربہ کار کیٹکسٹوں کی آگرہ یا میتھوڈسٹ مشن ٹاپو فجی کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ شروع میں مبلغ تین سے لیکر پانچ پونڈ تک ماہوار دیجائیگی۔ کرایہ کے لئے ریل و جہاز کا روپیہ مشن سے ملیگا اور ہر اسٹیشن پر مکان رہائش کے واسطے مشن ہی دیگا۔ تمام خواہشمند معقول استاد ایجنٹ موصوف کے نام سے آنی چاہئیں۔ پتہ یہ ہے۔

المشتہر:- پادری اولر صاحب ایجنٹ ویسلین مشن مقام کلکتہ - صدر اسٹریٹ۔



۲- بڑے حروف والی جلد کپڑا عہ +
۳- چھوٹے حروف اور پتلی جلد ۸ر +
۱- بیداری کی گیتیں رومن اُردو ار +
۲- بھجن وغزلیں فارسی اُردو- ار +
۳- ایضاً گورمکھی ار +
۴- غذائے رُوح (صفدر علی) ۸ر +

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اردو۔
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی- ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +
۴- اصلاح حفظان صحت ار +

صحت کی ہدائیت

۱- ہدایت تیمارداراں-
یہہ کتاب رومن اُردو میں شایع ہوئی ہی جو اس ملک کے تمام ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک ہو رہی ہی- یہہ کتاب ہر ایک گھرانے کے لئے ایک عمدہ ہدائیت نام ہے جو مطالع سے ظاہر ہوگا- قیمت صرف عہ +

۲- تاریخ طاعون-
یہہ نہایت مفید کتاب ہی- یہہ مرض جو فی ماہ ۶۰۰۰۰ آدمیوں کو ہلاک کر ڈالتا ہی ایک مہلک وبا ہی- اس کتاب میں نصیحت ہی کہ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے- قیمت صرف - ۶ پائی +

۳- دائی گری

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائیبل
مسیح کی تعلیم
حیات مسیح
یسوع مسیح کی موت
مسیح دین اور اخلاق
پاسٹر شی
مسیح کا نمونہ
عزت بے مثال
تلاش حق
جاپان کے حالات
یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ)
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۵ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہو۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کیساتھ انڈین بیبل ٹریڈنگ ایسوسیایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہو۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں اِن کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے +

ڈاکٹر ایس کے برن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں
جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہونگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی تو بمعمول بتاے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں یہ گولیاں کل میں تیتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں بڑھیا لادکر ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے۔ قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ ۵ر +

دردِ سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد خلط میں پیدا ہو جاتا ہے یہہ دوا خلط میں سے سکو پانی کر دیتا ہو۔ درد بدن جیسے کمر چک پیٹ رگوں میں ہوتی ہیں کن کن سے جو لیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہو۔ درد سر یا نصف سر میں ہو۔ دور ہو جاتا ہے اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہے قیمت ۲۰ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ

ڈاکٹر ایس کے برن ۵ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان
تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ
حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں شرح :۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں لیکہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہٰذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہو قیمت رکشا للعہ سے ما گرونول للعہ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہٰذا سے خط وکتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جگہ و سے سکولوں میں تعلیم پاکے وظیفہ پا سکتے ہیں اور برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہو۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے کو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱۲ صہ
ہندوستان و پنجاب معہ ″ ″ ۱۲ عہ
غیر ممالک سے ″ ″ ۱۲ ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	للعہ
پورا کالم	للعہ	۵عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	تہ	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وڈیلی برادرز چھپا۔